© rasailojaraid.com

درحقیقت سید حامد علی مرحوم کی یہ تحقیقی کاوش اردو کے تفسیری ذخیرے میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ: "مترجم کے علم و یقین کی رو سے تفسیر "فی ظلال القرآن" اپنی نوعیت کی ایک ہی تفسیر ہے۔ اس طرح کی کوئی تفسیر اردو تو کجا' عربی میں بھی موجود نہیں"۔ (ص ۔ ۳) ہمارا خیال ہے کہ زیر نظر اردو ترجمے میں سید حامد علی مرحوم نے اپنی جو تحقیقی کاوشیں شامل کیں ("میں نے اپنی تمام ذہنی و فکری توانائیوں کو اس کام میں جھونک دیا") (ص ۔ ۵)۔ اس سے یہ اردو ترجمہ' اصل عربی تفسیر سے کہیں زیادہ جامع اور مفید تر ہو گیا ہے۔ بلاشبہ اردو کے تفسیری ادب میں یہ ایک نادر اور قیمتی اضافہ ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

چیچنیا کے سرفروش' محمد الیاس انصاری۔ ناشر: کہکشاں پبلشرز لاہور۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۴۰ روپے۔

اگرچہ نبی کریمؐ کے اس فرمان کی صداقت ہمیشہ سے روز روشن کی طرح عیاں رہی ہے کہ الکفر ملة واحدة' لیکن بیسویں صدی کی رواں دہائی میں عالمی تناظر میں مسلم دنیا جس تکلیف دہ صورت حال سے دوچار ہے' اس کی روشنی میں مذکورہ بالا فرمان کی صحت و صداقت' روز بروز نکھرتی چلی جارہی ہے۔ مسئلہ کشمیر کا ہو' افغانستان کا یا اراکان' فلسطین' بوسنیا یا چیچنیا کا بڑی عالمی طاقتیں اور دنیا کے بڑے بڑے متحارب گروہ اپنے اختلافات کو بھلا کر مسلم امہ کے خلاف صف بستہ ہو جاتے ہیں اور اس صف بستگی میں انھیں عالمی امن' بقائے باہمی اور انسانی حقوق وغیرہ کے تمام نعرے بھول جاتے ہیں۔ چیچنیا کا مسئلہ' عالم اقوام کے لیے ایک سلگتا ہوا سوال ہے مگر یہاں روس کی جارحیت کو امریکہ کی مجرمانہ پشت پناہی حاصل ہے' جس طرح عراق پر امریکی جارحیت نے روس کو مجرمانہ طور پر مہر بہ لب رکھا تھا۔

چیچنیا کے مسلمانوں نے اپنی آزادی کے خلاف روس کی شرمناک جارحیت کا جس شجاعت اور بے جگری سے مقابلہ کیا ہے وہ خود روس اور مغرب میں اس کے خاموش حواریوں کے لیے حیران کن ہے۔ پونے دو سال ہو چلے ہیں (چیچنیا پر روس کے باقاعدہ حملے کا آغاز ۱۱ دسمبر ۱۹۹۴ کو ہوا تھا) مگر ۱۲' ۱۴ لاکھ کی آبادی والا یہ چھوٹا سا ملک روسی عفریت کے قابو میں نہیں آسکا۔ اب بھی مزاحمت کسی نہ کسی سطح پر جاری ہے۔ اس مزاحمت کے رشتے ماضی میں بہت دور تک جاتے ہیں۔ روسی' تاتار اور قفقازی مسلمانوں کا وجود ختم کرنے کے لیے قدیم زمانے سے کوشاں رہے ہیں۔ امام منصور اور امام شامل کی تحریک جہاد نے روسیوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ ۱۹۴۴ میں دس لاکھ مسلمانوں کو

© rasailojaraid.com